السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اسی طرح جب قاری صاحب آیاتِ عذاب یا آیاتِ انعام تلاوت کرتا ہے تو کیا سامعین اس کا جواب دے سکتے ہیں۔ اگر دے سکتے ہیں تو سراً ہونا چاہیئے یا جہراً۔ نیز حالتِ نماز میں اس کا کیا حکم ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

سامع یا مقتدی کا قاری کی تلاوت سے بعض آیات کا جواب دینا احادیثِ صحیحہ سے ثابت نہیں، البتہ قاری یا امام کے لئے ثابت ہے۔ چنانچہ صحیح مسلم میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ رسول اکرم ﷺ سے رات کی نماز کی کیفیت نقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ آپ جب کسی ایسی آیت سے گزرتے جس میں تسبیح کا ذکر ہوتا تو تسبیح کرتے اور جب سوال (والی آیت) سے گزرتے تو سوال کرتے اور جب تعوذ (والی آیت) سے گزرتے تو پناہ پکڑتے۔" "صحیح مسلم، بَابُ اسْتِحْبَابِ تَطْوِيلِ الْقِرَاءَةِ فِي صَلَاةِ اللَّيْلِ، رقم: ۷۷۲، سنن النسائی، بَابُ تَسْوِيَةِ الْقِيَامِ وَالرُّكُوعِ، وَالْقِيَامِ بَعْدَ... الخ، رقم: ۱۶۶۴

عمیر بن سعید سے روایت ہے کہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے نمازِ جمعہ میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الأَعْلَى (الاعلی: ۱) ''پڑھنے پر سُبْحَانَ رَبِّيَ الأَعْلَى کہا۔ بیہقی (۲/ ۳۱۱) مصنف عبدالرزاق (۲/ ۴۵۱) "مصنف عبدالرزاق، بَابُ الرَّجُلِ يَدْعُو وَيُسَمِّي فِي دُعَائِهِ، رقم: ۴۰۵۰، السنن الکبرٰی للبیهقی، بَابُ الْوُقُوفِ عِنْدَ آيَةِ الرَّحْمَةِ وَآيَةِ الْعَذَابِ وَآيَةِ التَّسْبِيحِ، رقم: ۳۶۹۴"اس اثر کی سند صحیح ہے۔ اسی طرح حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بھی اس موقع پر یہی کلمات کہنا بسندِ حسن ثابت ہے۔ (ایضاً) تفصیل کیلیے ملاحظہ ہو القول المقبول فی تخریج و تعلیق صلوٰة الرسول ﷺ

اس موضوع پر عرصہ قبل ماہنامہ ''محدث''میں ایک تفصیلی فتویٰ جواب درجواب شائع شدہ ہے جو اربابِ ذوق کیلیے کافی مفید ہے۔ اس فتوی میں حافظ محمد ابراہیم کمیرپوری، سیدنذیر حسین دہلوی کی آراء پر تعلیقات کے علاوہ مولانا عطاء اللہ حنیف کا تبصرہ بھی بڑی تفصیل سے موجود ہے۔ دیکھئے محدث: ج ۹ عدد ۱، صفحات ۱۳تا۲۳ بابت دسمبر ۱۹۷۸ء

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

کتاب الصلوٰۃ : صفحہ:461

محدث فتویٰ